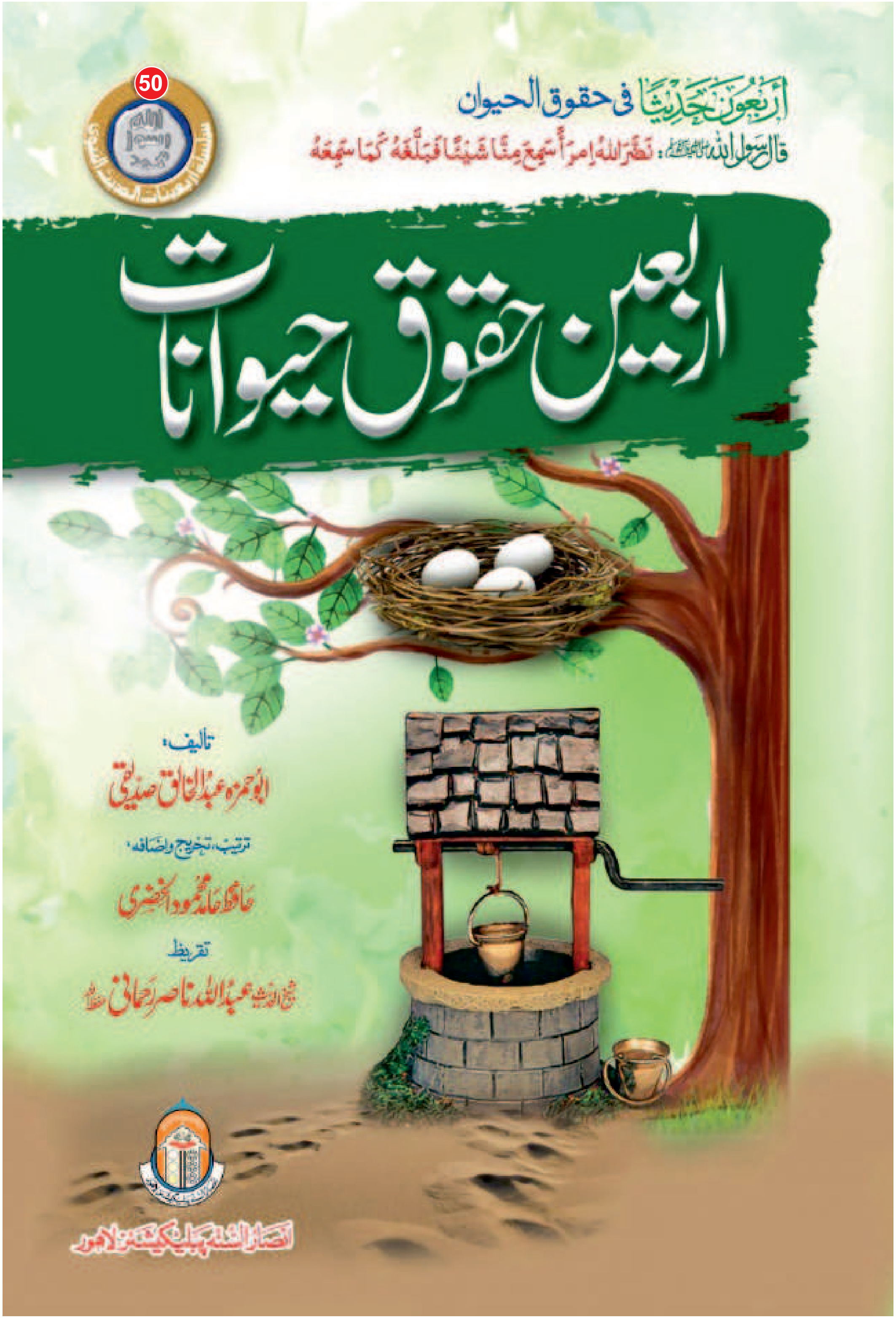

50
أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فِي حقوق الحيوان
قال رسول اللہ ﷺ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ
اربعین حقوق حیوانات
تالیف:
ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی
ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری
تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ
انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:

نَضَّرَ اللّٰهُ اِمرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

50

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا

في حقوق الحيوان

اربعینِ حقوقِ حیوانات

تالیف:

ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: **اربعینِ حقوقِ حیوانات**

تألیف: **ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی**

ترتیب، تخریج واضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾ ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾ ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغامِ الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچادیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی ؒ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ... الآیۃ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

”اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔“

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

”اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔“

صاحب ”فتح البیان“ لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

”عِلْمُ الْحَدِيْثِ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ“

”رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔“

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ ،وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ ،وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ“ [1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔)) [2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

1. معرفة علوم الحديث، ص : 63۔
2. سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔''[1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص: 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں "فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں "وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا" کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں "قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ" کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں "كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ" کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر "اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ" کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔"اَلْأَرْبَعُوْنَ فِي حقوقِ الْحَيَوَانِ" زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔اللہ تعالیٰ مؤلف،مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اوراس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ!

بکری پر رحم کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾
(الانبیاء: 107)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر جہانوں پر رحم کرتے ہوئے۔''

حدیث 1

((وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَذْبَحُ الشَّاةَ وَاِنِّيْ اَرْحَمُهَا، اَوْ قَالَ: اِنِّيْ لَاَرْحَمُ الشَّاةَ اَنْ اَذْبَحَهَا، فَقَالَ: وَالشَّاةَ اِنْ رَحِمْتَهَا رَحِمَكَ اللّٰهُ.)) [1]

''سیدنا قرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں تو جب بکری کو ذبح بھی کرتا ہوں تو اس پر رحم کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو بکری پر رحم کرے گا تو اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے گا۔''

پیاسے جانور کو پانی پلانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ

[1] مستدرك حاكم: 231/4، الفتح الربانی، رقم 9211- حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

يَلْهَثْ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿١٧٦﴾ ﴾ (الاعراف : 176)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان کے ذریعے بلند کر دیتے، مگر وہ زمین کی طرف چمٹ گیا اور اپنی خواہش کے پیچھے لگ گیا، تو اس کی مثال کتے کی مثال کی طرح ہے کہ اگر تو اس پر کوئی سامان لا دے تو زبان نکالے ہانپتا ہے، یا اسے چھوڑ دے تو بھی زبان نکالے ہانپتا ہے، یہ ان لوگوں کی مثال ہے جنھوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ سو تو یہ بیان سنا دے، تا کہ وہ غور وفکر کریں۔''

حدیث 2

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ امْرَأَةً بَغِيًّا رَأَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ، يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ أَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ، فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَغُفِرَ لَهَا.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک زانیہ عورت نے گرمی والے دن میں ایک کتا دیکھا، وہ ایک کنویں کا چکر لگا رہا تھا اور پیاس کے مارے زبان باہر نکالی ہوئی تھی، پس اس نے اپنا موزہ اتارا (اور اس کو پانی پلایا) اور اس کے سبب اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔''

بلی کو باندھ کر مارنے کی سزا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ

---

[1] مسند أحمد : 507/2۔ صحيح ابن حبان، رقم : 386۔ ابن حبان اور احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ ۚ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ﴿٣٨﴾

(الانعام : 38)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور زمین میں نہ کوئی چلنے والا ہے اور نہ کوئی اڑنے والا، جو اپنے دو پروں سے اڑتا ہے مگر تمھاری طرح امتیں ہیں، ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی، پھر وہ اپنے رب کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔''

حدیث 3

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ، رَبَطَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا، وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تُرْسِلْهَا، فَتَأْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ.)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت بلی کی وجہ سے آگ میں داخل ہوگئی، اس نے اس کو باندھ دیا تھا، نہ خود اس کو کھلاتی پلاتی تھی اور نہ اس کو چھوڑتی تھی کہ وہ از خود زمین کے حشرات کھا سکتی۔''

کوئی شخص پرندے کے انڈے نہ اٹھائے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ: ﴿ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالطَّيْرُ صَافَّاتٍ ۖ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ ﴿٤١﴾

(النور : 41)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ، اس کی تسبیح کرتے ہیں

[1] الفتح الربانی، رقم: 9209، صحیح بخاری، رقم: 3318، صحیح مسلم، رقم: 2242.

جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے پر پھیلائے ہوئے، ہر ایک نے یقیناً اپنی نماز اور اپنی تسبیح جان لی ہے اور اللہ اسے خوب جاننے والا ہے جو وہ کرتے ہیں۔''

حدیث 4

((وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلًا ، فَانْطَلَقَ اِنْسَانٌ اِلٰی غَيْضَةٍ ، فَاَخْرَجَ بَيْضَ حُمَّرَةٍ فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ تَرِفُّ عَلٰى رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرُءُ وْسِ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اَيُّكُمْ فَجَعَ هٰذِهٖ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَنَا اَصَبْتُ لَهَا بَيْضًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُرْدُدْهُ .))[1]

''اور سیدنا عبدالرحمٰن بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایک جگہ پر پڑاؤ ڈالا، ایک آدمی جھاڑی کی طرف گیا اور (چڑیا کی طرح کے) سرخ پرندے کے انڈے نکال لایا، پس وہ پرندہ آیا اور رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کے سروں پر پھڑ پھڑانے لگا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کس نے اس کو تکلیف دی ہے؟ اس آدمی نے کہا: میں نے اس کے انڈے اٹھائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: واپس رکھ دے۔''

پیاسے کتے کو پانی پلانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ۖ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَ كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ

---

[1] الفتح الربانی، رقم: 9205، سنن ابو داؤد، رقم: 2675۔5268۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

﴿ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴾ (الكهف : 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تو انھیں جاگتے ہوئے خیال کرے گا، حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں، اور ہم دائیں اور بائیں ان کی کروٹ پلٹتے رہتے ہیں اور ان کا کتا اپنے دونوں بازو دہلیز پر پھیلائے ہوئے ہے۔ اگر تو ان پر جھانکے تو ضرور بھاگتے ہوئے ان سے پیٹھ پھیر لے اور ضرور ان کے خوف سے بھر دیا جائے۔''

حدیث 5

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَـمْشِـى وَهُـوَ بِـطَرِيْقٍ اِذَ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطْشُ ، فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيْهَـا فَشَـرِبَ ثُـمَّ خَـرَجَ ، فَـإِذَا كَـلْـبٌ يَلْهَثُ يَأكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْـعَـطَـشِ ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِىْ بَـلَغَنِى ، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّيْهِ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِيْهِ حَتّٰى رَقِىَ بِهٖ فَسَـقَـى الْـكَلْبَ ، فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ . قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاِنَّ لَـنَـا فِى الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فِى كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ) ایک آدمی راستے پر چلا جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی، اس نے ایک کنواں پایا، پس اس میں اتر کر اس نے پانی پیا، پھر باہر نکل آیا، وہیں ایک کتا تھا جو پیاس کے مارے زبان باہر نکالے (ہانپتے ہوئے) کیچڑ چاٹ رہا تھا، پس اس آدمی نے (دل میں) کہا کہ اس کتے کو بھی اسی طرح پیاس نے ستایا ہے جس طرح میں اس کی شدت سے بے حال ہو گیا تھا، چنانچہ

[1] الفتح الربانی، رقم :9207، صحیح بخاری، رقم :2363، 2466.

وہ دوبارہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے پانی سے بھرے اور انہیں اپنے منہ سے پکڑ کر اوپر چڑھ آیا اور کتے کو پانی پلایا، اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل اور جذبے کی قدر کی اور اسے معاف کر دیا۔ (یہ سن کر) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہمارے لیے چوپایوں (پر ترس کھانے) میں بھی اجر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ہاں) ہر تر جگر والے (جاندار کی خدمت اور دیکھ بھال) میں اجر ہے۔''

کسی بھی پیاسے جاندار کو پانی پلانے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّ لَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۚ﴾ (الشعراء : 155)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اس نے کہا یہ ایک اونٹنی ہے، اس کے لیے پانی پینے کی ایک باری ہے اور تمھارے لیے ایک مقرر دن کی باری ہے۔''

حدیث 6

((وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ رضی اللہ عنہ، اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ، قَالَ: فَطَفِقْتُ اَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى مَا اَذْكُرُ مَا اَسْاَلُهُ عَنْهُ، فَقَالَ: اُذْكُرْهُ. قَالَ: وَكَانَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ عَنْهُ اَنْ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الضَّالَّةُ (وَفِي رِوَايَةٍ: اَلضَّالَّةُ مِنَ الْاِبِلِ) تَغْشٰى حِيَاضِي وَقَدْ مَلَاْتُهَا مَاءً لِاِبِلِي، فَهَلْ لِي مِنْ اَجْرٍ اَنْ اَسْقِيَهَا؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَعَمْ، فِي سَقْيِ كُلِّ كَبِدٍ اَجْرٌ لِلّٰهِ.)) [1]

[1] الفتح الربانی، رقم :9204، سنن ابن ماجه، رقم :3686، سلسلة الصحيحة، رقم :2152.

''اور سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بن جعشم سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا تھے، وہ کہتے ہیں، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرنا شروع کر دیا (اور اتنے سوالات کیے کہ) مزید کوئی سوال یاد ہی نہیں آ رہا تھا، جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔ اور یاد کرو۔ بہر حال میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سوالات کیے تھے ان میں ایک سوال یہ تھا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! گمشدہ اونٹ میرے حوضوں پر آ جاتا ہے، جبکہ میں نے ان کو اپنے اونٹوں کے لیے بھرا ہوا ہوتا ہے تو کیا اس کو پانی پلا دینے میں میرے لیے اجر ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں، ہر تر جگر کو پلانے میں اللہ تعالیٰ کے لیے اجر ہے۔''

جانوروں کو داغنے کی ممانعت

حدیث 7

((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِدَابَّةٍ قَدْ وُسِمَ يُدَخِّنُ مَنْخِرَاهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا، لَا يَسِمَنَّ أَحَدٌ الْوَجْهَ وَلَا يَضْرِبَنَّهُ.)) [1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جانور کے پاس سے گزرے جسے داغا گیا تھا اور اس کے نتھنوں سے داغنے کی وجہ سے دھواں نکل رہا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ کیا ہے اس پر اللہ کی لعنت ہو، کوئی شخص ہرگز چہرے پر نہ داغے اور نہ اس پر مارے۔''

[1] الادب المفرد، رقم: 175۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

جانوروں کو کوڑے مارنے کی ممانعت

حدیث 8

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ اِبْنَىْ بُسْرٍ الْمُسْلِمَيْنِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكُمَا اللّٰهُ، الرَّجُلُ مِنَّا يَرْكَبُ دَابَّتَهُ فَيَضْرِبُهَا بِالسَّوْطِ وَيَكْفَحُهَا بِاللِّجَامِ هَلْ سَمِعْتُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ؟ قَالَا: مَا سَمِعْنَا فِي ذَالِكَ شَيْئًا، فَإِذَا اِمْرَاَةٌ قَدْ نَادَتْ مِنْ جَوْفِ الْبَيْتِ: أَيُّهَاالسَّائِلُ! اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: ﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ط مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ﴾ فَقَالَ: هٰذِهِ اُخْتُنَا وَهِيَ اَكْبَرُ مِنَّا وَقَدْ اَدْرَكَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ.)) [1]

''اورعبداللہ بن زیاد کہتے ہیں، بسر کے دو مسلمان بیٹے تھے، میں ان کے پاس گیا اور کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، بات یہ ہے کہ ایک آدمی اپنی سواری پر سوار ہوتا ہے اور اس کوڑے سے مارتا بھی ہے اور لگام کے ذریعہ کھینچتا بھی ہے، کیا تم نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا: ہم نے تو اس کے بارے میں کچھ نہیں سنا، لیکن پھر اچانک گھر کے اندر سے ایک عورت کی آواز آئی، اس نے کہا: سوال کرنے والے اللہ تعالیٰ کہتا ہے: ''اور جتنے قسم کے جاندار زمین پر چلنے والے ہیں اور جتنے قسم کے پرندے ہیں کہ اپنے دونوں بازوؤں سے اڑتے ہیں، یہ سب تمہاری طرح کے گروہ ہیں، ہم نے دفتر میں کوئی چیز نہیں چھوڑی۔'' (الانعام: 38) پھر اس نے کہا: یہ ہماری بہن ہے، عمر

[1] الفتح الربانی، رقم: 9202.

میں ہم سے بڑی ہے اور اس نے رسول اللہ ﷺ کو پایا ہے۔''

جانوروں پر لعنت بھیجنے کی ممانعت

حدیث 9

((وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ وَامْرَاةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَاِنَّهَا مَلْعُونَةٌ)) قَالَ عِمْرَانُ فَكَاَنِّي اَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ .)) [1]

''اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ اپنے کسی سفر پر جا رہے تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تھی، اس سے بدک گئی اور اس عورت نے اس پر لعنت بھیجی، رسول اللہ ﷺ نے بھی اس کو سن لیا، چنانچہ ارشاد فرمایا: اس پر جو ساز و سامان ہے، وہ لے لو اور اس کو چھوڑ دو، کیونکہ اس پر لعنت کی گئی ہے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، گویا کہ میں اسے ابھی لوگوں میں چلتی پھرتی دیکھ رہا ہوں، کوئی شخص اس سے تعرض نہیں کر رہا۔''

دودھ دوہنے سے قبل ناخن اچھی طرح تراشنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۚ نُسْقِيكُمْ مِّمَّا فِي بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴾ (النحل : 66)

---

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب النهي، عن لعن الدواب، وغيرها، رقم : 6604.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بلاشبہ تمھارے لیے چوپاؤں میں یقیناً بڑی عبرت ہے، ہم ان چیزوں میں سے جو ان کے پیٹوں میں ہیں، گوبر اور خون کے درمیان سے تمھیں خالص دودھ پلانے کے لیے دیتے ہیں، جو پینے والوں کے لیے حلق سے آسانی سے اتر جانے والا ہے۔''

حدیث 10

((وَعَنْ سَوَادَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَسَاَلْتُهُ، فَاَمَرَ لَهٗ بِذَوْدٍ، ثُمَّ قَالَ: اِذَا رَجَعْتَ اِلٰى بَيْتِكَ فَمُرْهُمْ فَلْيُحْسِنُوْا غَذَاءَ رِبَاعِهِمْ، وَمُرْهُمْ فَلْيُقَلِّمُوْا اَظْفَارَهُمْ وَلَا يَعْبِطُوْا بِهَا ضُرُوْعَ مَوَاشِيْهِمْ اِذَا حَلَبُوا .))[1]

''اور حضرت سوادہ بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا، آپ ﷺ نے میرے لیے کچھ اونٹنیوں کا حکم دیا اور مجھے ارشاد فرمایا: جب تو اپنے گھر پہنچے تو انہیں کہنا کہ موسم بہار میں پیدا ہونے والے ان کے بچوں کو اچھی غذا دیں، نیز انہیں کہنا کہ وہ اپنے ناخن تراش لیں تاکہ دودھ دوہتے وقت مویشیوں کے تھنوں کو خون آلود نہ کر دیں۔''

کچھ سواریاں اپنے سواروں سے بہتر ہوتی ہیں

حدیث 11

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ ، عَنْ اَبِيْهِ رضی اللہ عنہ ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ وَهُمْ وُقُوفٌ عَلٰى دَوَابَّ وَرَوَاحِلَ ، فَقَالَ لَهُمْ: اِرْكَبُوْهَا سَالِمَةً، وَدَعُوْهَا سَالِمَةً وَلَا تَتَّخِذُوْهَا كَرَاسِیَّ

[1] مسند أحمد: 484/3، رقم: 15961۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

لِأَحَادِيْثِكُمْ فِي الطُّرُقِ وَالْأَسْوَاقِ، فَرُبَّ مَرْكُوْبَةٍ خَيْرٌ مِّنْ رَاكِبِهَا وَأَكْثَرُ ذِكْرًا لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مِنْهُ .)) 1

''اور حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے، جو ایک جگہ پر کھڑے چوپائیوں اور سواریوں پر بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: ان جانوروں پر سوار ہو، اس حال میں کہ یہ صحت مند ہوں، اور ان کو صحت وسالمیت کی حالت میں ہی چھوڑا کرو اور راستوں اور بازاروں میں باتیں کرنے کے لیے ان کو کرسیاں نہ بنا لو۔(یعنی خوامخواہ ان پر نہ بیٹھے رہو۔) پس کتنی ہی سواریاں ہیں، جو اپنے سواروں سے بہتر اور ان کی بہ نسبت اللہ تعالیٰ کا زیادہ ذکر کرنے والی ہوتی ہیں۔''

بکریوں کے باڑے میں نماز

حدیث 12

((وَعَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ خُثَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ بِأَرْضِهِ بِالْعَقِيقِ، فَأَتَاهُ قَوْمٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَلَى دَوَابَّ، فَنَزَلُوا، قَالَ حُمَيْدٌ: فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: اذْهَبْ إِلَى أُمِّي وَقُلْ لَهَا: إِنَّ ابْنَكِ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ وَيَقُولُ: أَطْعِمِينَا شَيْئًا، قَالَ: فَوَضَعَتْ ثَلَاثَةَ أَقْرَاصٍ مِنْ شَعِيرٍ، وَشَيْئًا مِنْ زَيْتٍ وَمِلْحٍ فِي صَحْفَةٍ، فَوَضَعْتُهَا عَلَى رَأْسِي، فَحَمَلْتُهَا إِلَيْهِمْ، فَلَمَّا وَضَعْتُهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، كَبَّرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَشْبَعَنَا مِنَ الْخُبْزِ بَعْدَ أَنْ لَمْ يَكُنْ طَعَامُنَا إِلَّا الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ

1 مسند أحمد: 439/3، رقم: 15629۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

وَالْمَاءُ ، فَلَمْ يُصِبِ الْقَوْمُ مِنَ الطَّعَامِ شَيْئًا ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ: يَـا ابْـنَ أَخِـى ، أَحْسِـنْ إِلَـى غَـنَـمِكَ ، وَامْسَحِ الرُّغَامَ عَنْهَا ، وَأَطِـبْ مُـرَاحَهَا ، وَصَلِّ فِى نَاحِيَتِهَا ، فَإِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ ، وَالَّـذِى نَـفْسِـى بِيَدِهِ لَيُوشِكُ أَنْ يَأْتِىَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُونُ الثُّلَّةُ مِنَ الْغَنَمِ أَحَبَّ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ دَارِ مَرْوَانَ .))[1]

''اور حمید بن مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں مقام عقیق پر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی زمین میں ان کے ساتھ بیٹھا تھا کہ اہل مدینہ کے کچھ لوگ اپنی سواریوں پر آئے اور وہاں اترے۔ حمید کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: میری والدہ کے پاس جاؤ اور انہیں کہنا: آپ کا بیٹا آپ کو سلام کہتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ ہمیں کچھ کھانے کے لیے دے دیں۔ حمید کہتے ہیں: انہوں نے ایک تھال میں جو کی تین روٹیاں زیتون کا تیل اور نمک رکھ دیا۔ میں اسے اپنے سر پر رکھ کر ان لوگوں کے پاس لے آیا۔ جب میں نے ان کے سامنے کھانا رکھا تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اللہ کی کبریائی بیان کی اور کہا: اللہ کا شکر ہے جس نے ہمارا پیٹ روٹی سے بھرا بعد اس کے کہ ہمارے پاس کھجور اور پانی کے سوا کچھ نہ تھا۔ لوگوں کو گندم کا کھانا نصیب نہیں ہوتا تھا۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بھتیجے: بکریوں کو اچھے طریقے سے رکھو اور ان کی مٹی وغیرہ جھاڑتے رہو۔ ان کے باڑے کو صاف رکھو اور اس کے کونے میں نماز پڑھو کیونکہ یہ بکریاں جنت کے جانوروں میں سے ہیں۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ بکریوں کا ایک ریوڑ اس کے مالک کو مروان کے گھر سے زیادہ محبوب ہوگا۔''

[1] الادب المفرد، رقم:572۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

موذی جانوروں کو مارتے وقت احسان کا معاملہ

حدیث 13

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِی اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً ، وَمَنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْاُولٰى ، وَاِنْ قَتَلَهَا فِی الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے گرگٹ کو پہلی ضرب کے ساتھ مارا اسے اتنی اور اتنی نیکیاں ملیں گی اور جس نے اسے دوسری ضرب کے ساتھ مارا اسے اتنی اور اتنی یعنی پہلے سے کم نیکیاں ملیں گی، اور جس نے تیسری ضرب کے ساتھ مارا اسے اتنی اور اتنی یعنی دوسری سے کم نیکیاں ملیں گی۔'' ایک دوسری روایت میں ہے کہ ''جس نے پہلی ضرب کے ساتھ گرگٹ کو مارا اس کے لیے ایک سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور دوسری ضرب میں اس سے کم، تیسری میں اس سے بھی کم۔''

ذبیحہ پر رحم کرنے کی فضیلت

حدیث 14

((وَعَنْ أَبِی أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ رَحِمَ وَلَوْ ذَبِيحَةً ، رَحِمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [2]

---

[1] صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: 5846، 5847.

[2] الادب المفرد، رقم: 381۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

''اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رحم کیا خواہ کسی ذبیحہ پر، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس پر رحم فرمائے گا۔''

ایک ہرنی کا قصہ

حدیث 15

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى قَوْمٍ قَدْ صَادُوْا ظَبْيَةً فَشَدُّوْهَا إِلَى عَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ . فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنِّيْ وَضَعْتُ وَلِي خَشْفَان . فَاسْتَأْذِنْ لِي أَنْ أُرْضِعَهُمَا ثُمَّ أَعُوْذُ إِلَيْهِمْ . فَقَالَ: أَيْنَ صَاحِبُ هٰذِهِ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: نَحْنُ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خُلُّوْا عَنْهَا حَتّٰى تَأْتِيَ خَشْفَيْهَا تُرْضِعُهُمَا وَتَأْتِيَ إِلَيْكُمْ . قَالُوْا: وَمَنْ لَنَا بِذٰلِكَ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَنَا . فَأَطْلَقُوْهَا فَذَهَبَتْ فَأَرْضَعَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَيْهِمْ فَأَوْثَقُوْهَا . فَمَرَّ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: أَيْنَ أَصْحَابُ هٰذِهِ؟ قَالُوْا: هُوَ ذَا نَحْنُ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ: تَبِيْعُوْنَا؟ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، هِيَ لَكَ . فَخَلُّوْا عَنْهَا فَأَطْلَقُوْهَا فَذَهَبَتْ .))[1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گروہ کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے ایک ہرنی کو شکار کر کے ایک بانس

---

[1] اس حدیث کو امام طبرانی اور ابونعیم نے روایت کیا ہے۔ المعجم الاوسط للطبراني: 358/6، الرقم: 5547، دلائل النبوة لأبي نعيم: 376، الرقم: 274، شمائل الرسول لإبن كثير: 347.

کے ساتھ باندھ رکھا تھا۔ اس ہرنی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے دو چھوٹے بچے ہیں جنہیں میں نے حال ہی میں جنا ہے۔ پس آپ ﷺ مجھے ان سے اجازت دلوا دیں کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس آ جاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا مالک کہاں ہے؟ اس گروہ نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اس کے مالک ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو یہاں تک کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلا کر تمہارے پاس واپس آ جائے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کی واپسی کی ہمیں کون ضمانت دے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں۔ انہوں نے ہرنی کو چھوڑ دیا پس وہ گئی اور اپنے بچوں کو دودھ پلا کر واپس لوٹ آئی۔ انہوں نے اسے پھر باندھ دیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ دوبارہ ان لوگوں کے پاس سے گزرے اور ان سے پوچھا: اس کا مالک کہاں ہے؟ اس گروہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ ہم ہی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس ہرنی کو مجھے فروخت کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آپ ہی کی ہے۔ پس آپ ﷺ نے اسے کھول کر آزاد کر دیا اور وہ چلی گئی۔‘‘

گھوڑے پر سواری کرنے کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَّالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۭ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۸﴾ (النحل : 8)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور گھوڑے اور خچر اور گدھے، تاکہ تم ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے، اور وہ پیدا کرے گا جو تم نہیں جانتے۔‘‘

حدیث 16

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ

النَّـاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْـلُ الْـمَدِيْنَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ، فَتَلَقَّاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاجِـعًـا، وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَـرَسٍ لِأَبِـى طَـلْـحَةَ عُـرْيٍ فِـى عُـنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُوْلُ: لَمْ تُـرَاعُـوْا، لَمْ تُرَاعُوْا قَالَ: وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ: وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ لوگوں میں سے سب سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہل مدینہ (ایک دہشت ناک آواز کی وجہ سے) خوف زدہ ہو گئے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس آواز کی طرف گئے۔ راستہ میں انہیں حضور نبی اکرم ﷺ اس جگہ سے واپس آتے ہوئے ملے، آپ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تھے۔ آپ کی گردن مبارک میں تلوار (لٹک رہی تھی) اور آپ فرما رہے تھے! تم کو خوفزدہ نہیں کیا گیا، تم کو خوفزدہ نہیں کیا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے اس (گھوڑے) کو سمندر کی طرح رواں دواں پایا، یا وہ سمندر تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ گھوڑا بہت آہستہ چلتا تھا۔ (مگر حضور ﷺ کے اس پر سوار ہونے کی برکت سے یہ نہایت تیز رفتار ہو گیا۔''

---

[1] صحيح البخاری، كتاب الجهاد والسير، باب الحمائل وتعليق السيف بالعنق: 1065/3، رقم: 2751، صحيح مسلم: كتاب الفضائل، باب في شجاعة النبی ﷺ وتقدمه للحرب: 1802/4، الرقم: 2307، دلائل النبوة للبيهقی: 153/6، المسند للرويانی: 488/2، الرقم: 1514، معجم الصحابة لابن قانع: 158,157/1.

کبوتر بازی کی ممانعت

حدیث 17

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يَتْبَعُ حَمَامَةً، قَالَ: شَيْطَانٌ يَتْبَعُ شَيْطَانَةً.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کبوتری کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ آپ نے فرمایا! شیطان شیطانہ کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔''

مرغ کی اذان سن کر اللہ سے دعا کرنا

حدیث 18

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيكَةِ مِنَ اللَّيْلِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، فَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نُهَاقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا، فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ.)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم رات کو مرغوں کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو۔ کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر آواز نکالتے ہیں۔ اور جب تم رات کو گدھوں کے ہینگنے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کی شیطان سے پناہ طلب کرو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر آواز نکالتے ہیں۔''

---

[1] الادب المفرد، رقم: 1300۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔
[2] الادب المفرد، رقم: 1236۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

گدھے کے ہینگنے کی آواز سن کر اللہ کی پناہ طلب کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (الجمعة : 5)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ان لوگوں کی مثال جن پر تورات کا بوجھ رکھا گیا، پھر انھوں نے اسے نہیں اٹھایا، گدھے کی مثال کی سی ہے جو کئی کتابوں کا بوجھ اٹھائے ہوئے ہے، ان لوگوں کی مثال بری ہے جنھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

حدیث 19

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ أَوْ نُهَاقَ الْحَمِيرِ مِنَ اللَّيْلِ، فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ، فَإِنَّهُمْ يَرَوْنَ مَا لَا تَرَوْنَ، وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا أُجِيفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، وَغَطُّوا الْجِرَارَ، وَأَوْكِئُوا الْقِرَبَ وَأَكْفِئُوا الْآنِيَةَ.)) [1]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم رات کو کتے کے بھونکنے اور گدھے کے ہینگنے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ طلب کرو کیونکہ جو کچھ وہ دیکھتے ہیں تم نہیں دیکھتے۔ دروازے بند رکھو اور بند کرتے وقت بسم اللہ پڑھو کیونکہ جس دروازے کو بسم اللہ پڑھ کر بند کیا جائے شیطان اسے نہیں کھولتا۔ نیز مٹکے ڈھانپ کر رکھو اور مشکیزوں کے تسمے باندھ کر

[1] الادب المفرد، رقم: 1234۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

رکھو اور برتن اوندھے کر کے رکھو۔''

جانوروں کو لڑانے کی ممانعت

حدیث 20

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُحَرَّشَ بَيْنَ الْبَهَائِمِ .))[1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے جانوروں کو آپس میں لڑانے کو ناپسند کیا ہے۔''

سدھائے ہوئے کتوں کے شکار کا حکم

حدیث 21

((وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ: إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ ، قَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَإِنْ قَتَلْنَ ، إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ ، وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ .))[2]

''اور حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر تم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو شکار پر چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیتے ہو تو جو شکار وہ تمہارے لیے پکڑ کر لائیں اسے کھاؤ۔ خواہ وہ اسے مار ہی ڈالیں لیکن

---

[1] السنن الکبریٰ للبیهقی: 22/10، الادب المفرد، رقم : 1232۔ محدث البانی نے اسے حسن لغیرہ کہا ہے۔

[2] صحیح بخاری، رقم: 5483.

اگر کتا شکار میں سے خود بھی کھا لے تو اس میں یہ اندیشہ ہے کہ اس نے یہ شکار خود اپنے لیے پکڑا تھا۔ اگر تمہارے کتوں کے علاوہ دوسرے کتے بھی شریک ہو جائیں تو ایسے شکار کو مت کھاؤ۔‘‘

شکاری اور جانوروں کے حفاظتی کتوں کا حکم

حدیث 22

((وَعَنْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا۔ إِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا لِصَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ۔ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ .))[1]

’’اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو کوئی ایسا کتا پالتا ہے جو شکار یا جانوروں کی حفاظت کے لیے نہیں تو اس کے ثواب سے ہر روز دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔‘‘

مرغی کو باندھ کر تیر کا نشانہ لگانے کی ممانعت

حدیث 23

((وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوا بِفِتْيَةٍ ۔أَوْ بِنَفَرٍ۔ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا .))[2]

---

[1] صحیح بخاری، رقم: 5481.

[2] صحیح بخاری، رقم: 5515.

''اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: میں ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا۔ وہ چند ایک نوجوانوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک مرغی باندھ رکھی تھی اور اس پر تیر کا نشانہ لگا رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو آتے دیکھا تو بھاگ نکلے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ کام کون کر رہا تھا؟ ایسا کرنے والے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی ہے۔''

جانوروں سے نرمی سے پیش آنا

حدیث 24

((وَعَنِ الْوَضِيْنِ بْنِ عَطَاءٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ جَزَّارًا فَتَحَ بَابًا عَلَى شَاةٍ لِيَذْبَحَهَا ، فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ حَتَّى أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَاتَّبَعَهَا . فَأَخَذَهَا يَسْحَبُهَا بِرِجْلِهَا . فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: اِصْبِرِي لِأَمْرِ اللّٰهِ ، وَأَنْتَ يَا جَزَّارُ ، فَسُقْهَا إِلَى الْمَوْتِ سَوْقًا رَفِيْقًا .))[1]

''اور حضرت وضین بن عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں ایک قصاب نے بکری ذبح کرنے کے لیے دروازہ کھولا تو وہ اس کے ہاتھ سے نکل کر بھاگی اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آ گئی۔ وہ قصاب بھی اس کے پیچھے آ گیا اور اس بکری کو پکڑ کر ٹانگ سے کھینچنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کو حکم دیا: اللہ کے حکم پر صبر کر اور اے قصاب! تو اسے نرمی کے ساتھ موت کی طرف لے جا۔''

---

[1] مصنف عبدالرزاق: 493/4، الرقم:8609، الترغيب والترهيب للمنذري:102/2 الرقم:1675، جامع العلوم والحكم لإبن رجب:156/1، فيض القدير للمناوي:135/6 .

بکریوں نے رسول اللہ ﷺ کو سجدہ کیا

حدیث 25

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ، وَمَعَهُ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَرِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ . قَالَ: وَفِي الْحَائِطِ غَنَمٌ فَسَجَدَتْ لَهُ . قَالَ أَبُوبَكْرٍ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِالسُّجُوْدِ لَكَ مِنْ هَذِهِ الْغَنَمِ . فَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ . وَلَوْ كَانَ يَنْبَغِي أَنْ يَسْجُدَ أَحَدٌ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا .))[1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور چند دیگر انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ انصار کے ایک باغ میں داخل ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ باغ میں بکریاں تھیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان بکریوں سے زیادہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم آپ کو سجدہ کریں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی انسان کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی دوسرے انسان کو سجدہ کرے اور اگر ایک دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں ضرور عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔''

---

[1] دلائل النبوة لأبی نعیم:379/2الرقم:276، الاحادیث المختارة للمقدسی:130/6، الرقم:2129 و131/6، الرقم:2130.

لاغر جانوروں کے لیے صحت و برکت کی دعا کرنا

حدیث 26

((وَعَنْ جُعَيْلٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ (فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ) وَأَنَا عَلَى فَرَسٍ لِي عَجْفَاءَ ضَعِيفَةٍ . قَالَ: فَكُنْتُ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ . فَلَحِقَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: سِرْ، يَا صَاحِبَ الْفَرَسِ . فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، عَجْفَاءُ ضَعِيْفَةٌ . قَالَ: فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِخْفَقَةً كَانَتْ مَعَهُ فَضَرَبَهَا بِهَا وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ، بَارِكْ لَهُ فِيهَا . قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي مَا أُمْسِكُ رَأْسَهُ إِلَى أَنْ أَتَقَدَّمَ النَّاسَ . قَالَ: فَلَقَدْ بِعْتُ مِنْ بَطْنِهَا بِاثْنَى عَشَرَ أَلْفًا .))[1]

''اور حضرت جعیل اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک غزوہ میں حضور نبی ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا۔ میں اپنی نڈھال اور لاغر گھوڑی پر سوار تھا۔ میں لوگوں کے آخری گروہ میں تھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے گھڑ سوار، آگے بڑھو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ نڈھال اور لاغر گھوڑی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا چابک ہوا میں لہرا کر گھوڑی کو مارا اور یہ دعا فرمائی: اے اللہ! جعیل کی اس گھوڑی میں برکت عطا فرما۔ حضرت جعیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں اس گھوڑی کو پھر قابو نہ کر سکا، یہاں تک کہ میں لوگوں

[1] دلائل النبوة للبيهقي: 153/6 المسند للروياني: 488/2، الرقم: 1514، معجم الصحابة لإبن قانع: 158,157/1، مجمع الزوائد: 262/5، 263۔ ہیثمی نے کہا: اس کے رجال ثقات ہیں۔

سے آگے نکل گیا۔ نیز میں نے اس کے پیٹ سے پیدا ہونے والے بچے بارہ ہزار میں فروخت کیے۔''

شیر کا رسول اللہ ﷺ کا نام نامی سن کر احترام کرنا

حدیث 27

((عَنْ سَفِيْنَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَكِبْتُ الْبَحْرَ فِي سَفِيْنَةٍ فَانْكَسَرَتْ فَرَكِبْتُ لَوْحًا مِنْهَا فَطَرَحَنِيْ فِي أَجَمَةٍ فِيْهَا أَسَدٌ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِهِ . فَقُلْتُ: يَا أَبَا الْحَارِثِ ، أَنَا مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ . فَطَأْطَأَ رَأْسَهُ وَغَمَزَ بِمَنْكِبِهِ شِقِّيْ . فَمَا زَالَ يَغْمِزُنِي وَيَهْدِيْنِي إِلَى الطَّرِيْقِ حَتَّى وَضَعَنِي عَلَى الطَّرِيْقِ . فَلَمَّا وَضَعَنِي هَمْهَمَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُوَدِّعُنِي .)) [1]

''اور حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوا۔ وہ کشتی ٹوٹ گئی تو میں اس کے ایک تختے پر سوار ہو گیا۔ اس نے مجھے ایک ایسی جگہ پھینک دیا جو شیر کی کچھار تھی۔ وہی ہوا جس کا ڈر تھا کہ وہ (شیر) سامنے تھا میں نے کہا اے ابو الحارث (شیر کی کنیت) میں حضور نبی اکرم ﷺ کا غلام ہوں۔ تو اس نے فوراً اپنا سر خم کر دیا اور اپنے کندھے سے مجھے اشارہ کیا اور وہ اس وقت تک مجھے اشارہ اور رہنمائی کرتا رہا جب تک کہ اس نے مجھے صحیح راہ پر نہ ڈال دیا۔ پھر جب اس نے مجھے صحیح راہ پر ڈال دیا تو وہ دھیمی آواز میں غرایا۔ سو میں سمجھ گیا کہ وہ مجھے

[1] المستدرك للحاكم: 675/2، الرقم: 4235:702/3 الرقم: 6550، التاريخ الكبير للبخاری: 195/3، الرقم: 663، المعجم الكبير للطبرانی :80/7 الرقم: 6532، شرح السنة للبغوی: 313,13، الرقم: 3732، مشكاة المصابيح للخطيب التبريزی :400/2 الرقم: 5949۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

الوداع کہہ رہا ہے۔"

ایک بھیڑیے کا قصہ

حدیث 28

((وَعَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: عَدَا الذِّئْبُ عَلَى شَاةٍ فَأَخَذَهَا، فَطَلَبَهُ الرَّاعِي، فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ، فَأَقْعَى الذِّئْبُ عَلَى ذَنَبِهِ. قَالَ: أَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ تَنْزِعُ مِنِّي رِزْقًا سَاقَهُ اللّٰهُ إِلَيَّ؟ فَقَالَ: يَا عَجَبِي، ذِئْبٌ مُقْعٍ عَلَى ذَنَبِهِ يُكَلِّمُنِي كَلَامَ الْإِنْسِ؟ فَقَالَ الذِّئْبُ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَعْجَبَ مِنْ ذٰلِكَ؟ مُحَمَّدٌ ﷺ بِيَثْرِبَ يُخْبِرُ النَّاسَ بِأَنْبَاءِ مَا قَدْ سَبَقَ. قَالَ: فَأَقْبَلَ الرَّاعِي يَسُوْقُ غَنَمَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ، فَزَوَاهَا إِلَى زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا، ثُمَّ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ. فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنُوْدِيَ: اَلصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لِلرَّاعِي: أَخْبِرْهُمْ. فَأَخْبَرَهُمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَدَقَ. وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ، وَيُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ، وَشِرَاكُ نَعْلِهِ، وَيُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ.))[1]

"اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ ایک بھیڑیا بکریوں پر حملہ آور ہوا اور ان میں سے ایک بکری کو اٹھا لیا، چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور

[1] مسند احمد بن حنبل: 88,83/3 الرقم: 11859,11809، المستدرك للحاكم: 514/4، الرقم: 8444، المسند لإبن عبيد: 277:1 الرقم: 877، دلائل النبوة للبيهقي: 43,42,41/6، شمائل الرسول لإبن كثير: 339، مجمع الزوائد للهيثمي: 291/8- حاکم نے اسے "صحیح" کہا ہے۔

اس سے بکری چھین لی۔ بھیڑیا پچھلی ٹانگوں کو زمین پر پھیلا کر سرین پر بیٹھ گیا اور اگلی ٹانگوں کو کھڑا کر لیا اور اس نے چرواہے سے کہا: کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے کہ مجھ سے اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ رزق چھین رہے ہو؟ چرواہے نے حیران ہو کر کہا: بڑی حیران کن بات ہے کہ بھیڑیا اپنی دم پر بیٹھا مجھ سے انسانوں جیسی باتیں کر رہا ہے؟ بھیڑیے نے کہا: کیا میں تمہیں اس سے بھی عجیب تر بات نہ بتاؤں؟ محمد ﷺ جو کہ یثرب (مدینہ منورہ) میں تشریف فرما ہیں لوگوں کو گزرے ہوئے زمانے کی خبریں دیتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ چرواہا فوراً اپنی بکریوں کو ہانکتا ہوا مدینہ منورہ میں داخل ہوا اور ان کو اپنے کسی ٹھکانہ پر چھوڑ کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر اس نے آپ ﷺ کو اس معاملہ کی خبر دی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے حکم پر باجماعت نماز کے لئے اذان کہی گئی۔ پھر آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور چرواہے سے فرمایا: سب لوگوں کو اس واقعہ کی خبر دو۔ پس اس نے وہ واقعہ سب کو سنایا۔ اس کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے سچ کہا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ درندے انسان سے کلام نہ کریں اور انسان سے اس کے چابک کی رسی اور جوتے کے تسمے کلام نہ کریں۔ اس کی ران اسے خبر دے گی کہ اس کے بعد اس کے گھر والے کیا کرتے رہے ہیں۔"

بیل رسول اللہ ﷺ کا احترام کیا کرتا تھا

حدیث 29

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ لِآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَحْشٌ.

فَإِذَا خَـرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَـعِـبَ وَاشْتَدَّ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ . فَإِذَا أَحَـسَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَـدْ دَخَلَ ، رَبَضَ فَلَمْ يَتَرَمْرَمْ ، مَا دَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ ، كَرَاهِيَةَ أَنْ يُّؤْذِيَهُ .)) [1]

''اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی آل (یعنی اہل بیت) کے لئے ایک بیل رکھا گیا۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لاتے تو وہ کھیلتا کودتا اور (خوشی سے) جوش میں آ جاتا، اور کبھی آگے بڑھتا اور کبھی پیچھے آتا اور جب وہ یہ محسوس کرتا کہ حضور نبی اکرم ﷺ اندر تشریف لے گئے ہیں تو پھر ساکت کھڑا ہو جاتا اور کوئی حرکت نہ کرتا جب تک کہ آپ ﷺ گھر میں موجود رہتے اس ڈر سے کہ کہیں آپ ﷺ کو تکلیف نہ ہو۔''

چنڈول نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شکایت کی

حدیث 30

((وَعَـنِ ابْـنِ مَسْـعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِـي سَـفَرٍ فَمَرَرْنَا بِشَـجَرَةٍ فِيْهَا فَرُخَا حُمَّرَةٍ ، فَأَخَذْنَاهُمَا . قَالَ: فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهِـيَ تَـعَرَّضُ ، فَقَالَ: مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِفَرْخَيْهَا؟ قَـالَ: قُـلْـنَـا: نَـحْـنُ . قَـالَ: رُدُّوْهُـمَـا قَـالَ: فَـرَدَدْنَـاهُمَا إِلَى مَوَاضِعِهِمَا .)) [2]

---

[1] مسند احمد بن حنبل: 112/8، الرقم: 4660، 25210، مسند ابو يعلى: 121/8، الرقم: 4660، مسند اسحاق ابن راهويه: 617/3، الرقم: 1192، شرح معاني الآثار للطحاوي: 195/4 ، دلائل النبوة للبيهقي: 31/6، التمهيد لإبن عبد اللّٰه: 314/6 مجمع الزوائد للهيثمي: 3/9 .

[2] دلائل النبوة للبيهقي: 1-321 الزهد لهناد ابن السرّي: 620/2، الرقم: 1337 .

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، ہم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس میں چنڈول (ایک خوش آواز چڑیا) کے دو بچے تھے۔ ہم نے وہ دونوں بچے اٹھا لیے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ چنڈول حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں شکایت کرتے ہوئے حاضر ہوئی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کس نے اس چنڈول کو اس کے بچوں کی وجہ سے تکلیف دی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے عرض کیا: ہم نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے بچے اسے لوٹا دو۔ راوی بیان کرتے ہیں پس ہم نے وہ دونوں بچے جہاں سے لیے تھے، وہیں رکھ دیئے۔''

سانپ کو مارنا سنت ہے

حدیث 31

((وَعَنْ أَبِیْ عُبَیْدَةَ عَنْ أَبِیْهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ عَرَفَةَ الَّتِیْ قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِذَا حِسُّ الْحَيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اقْتُلُوْهَا فَدَخَلَتْ شَقَّ جُحْرٍ فَأَدْخَلْنَا عُوْدًا فَقَلَعْنَا بَعْضَ الْجُحْرِ فَأَخَذْنَا سَعَفَةً فَأَضْرَمْنَا فِيْهَا نَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَاهَا اللّٰهُ شَرَّكُمْ وَوَقَاكُمْ شَرَّهَا.)) [1]

''اور ابو عبیدہ اپنے والد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفہ کی رات موجود تھے، اچانک سانپ محسوس

[1] سنن النسائی، رقم: 2884، صحیح البخاری، رقم: 4934، صحیح مسلم، رقم: 2234، مسند احمد: 4344.

ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو مار دو! تو وہ ایک سوراخ میں داخل ہوگیا، ہم نے سوراخ میں لکڑی داخل کی اور سوراخ کا کچھ حصہ کھودا اور گھاس لیا اور اس میں آگ سلگائی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے شر سے اس کو اور اس کے شر سے تم کو بچا لیا۔''

سانپ کو قتل کرنے کا حکم

حدیث 32

((وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّا نُرِيْدُ أَنْ نَكْنُسَ زَمْزَمَ، وَ إِنَّ فِيْهَا مِنْ هٰذِهِ الْجِنَانِ يَعْنِىْ الْحَيَّاتِ الصِّغَارَ فَأَمَرَ النَّبِىُّ ﷺ بِقَتْلِهِنَّ .)) 1

''اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم ارادہ کرتے ہیں کہ زم زم کنویں کی صفائی کرائیں اور اس میں یہ جنان یعنی چھوٹے سانپ ہیں؟ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کو قتل کرنے کا حکم دیا۔''

جبرئیل علیہ السلام کتے والے گھر تشریف نہ لائے

حدیث 33

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِى مَيْمُونَةُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا، فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِى اَنْ يَّلْقَانِى اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِى، اَمَ وَاللّٰهِ مَا

1 سنن ابو داؤد، رقم :5251، صحيح أبوداؤد للألباني، رقم :4373.

اَخْلَفَنِی ، قَالَ: فَظَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ عَلٰی ذٰلِكَ ، ثُمَّ وَقَعَ فِیْ نَفْسِهٖ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَنَا ، فَاَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِهٖ مَآءً فَنَضَحَ مَكَانَهٗ ، فَلَمَّا اَمْسٰی لَقِیَهٗ جِبْرِیلُ ، فَقَالَ: لَهٗ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِی اَنْ تَلْقَانِی الْبَارِحَةَ ، قَالَ: اَجَلْ! وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ ، فَاَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰی اِنَّهٗ یَاْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَآئِطِ الصَّغِیرِ ، وَیَتْرُكُ كَلْبَ الْحَآئِطِ الْكَبِیرِ .))[1]

''اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک دن رسول اللہ ﷺ فجر کے وقت پراگندہ خاطر تھے۔ تو انہوں نے عرض کیا: آج شروع دن سے آپ ﷺ کی صورت متغیر ہے؟ ارشاد فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے وعدہ کیا تھا کہ وہ رات کو آ کر ملاقات کریں گے، اور لیکن نہیں آئے۔ اللہ کی قسم! انہوں نے خلافِ وعدہ مجھ سے نہیں کیا۔ پس یہ دن آپ ﷺ اسی حالت میں رہے۔ پھر آپ ﷺ کے قلب اطہر میں خیال پیدا ہوا کہ یہاں کتے کا بچہ بھی تھا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا اور وہ نکال دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے پانی لے کر اس جگہ پر چھڑک دیا۔ رات ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے کل رات ملاقات کا وعدہ کیا تھا۔ جبریل نے کہا: ہاں، لیکن ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو۔''

---

[1] صحیح مسلم، رقم :2105، سنن نسائی، رقم :4283، سنن ابو داؤد، رقم :4157، مسند احمد، رقم :26260.

گھوڑے کو کھلانا بھی باعثِ اجر ہے

حدیث 34

((وَعَنْ شُرَحْبِيْلِ بْنِ مُسْلِمِ الْخَوْلَانِيِّ: أَنَّ رَوْحَ بْنَ زَنْبَاعٍ زَارَ تَمِيْماً الدَّارِيَ فَوَجَدَهُ يُنَقِّيْ شَعِيْراً لِفَرَسِهِ قَالَ: وَحَوْلَهُ أَهْلُهُ، فَقَالَ لَهُ رَوْحٌ: أَمَا كَانَ فِي هٰؤُلَاءِ مَنْ يَكْفِيْكَ؟ قَالَ تَمِيْمٌ: بَلٰى، وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَامِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يُنَقِّي لِفَرَسِهِ شَعِيْراً ثُمَّ يَعْلِّفُهُ عَلَيْهِ، إِلَّا كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ حَبَّةٍ حَسَنَةٌ.)) [1]

''اور شرحبیل بن مسلم خولانی کہتے ہیں کہ روح بن زنباع، تمیم داری کی زیارت کے لیے گئے، دیکھا کہ وہ گھوڑے کے لیے جو صاف کر رہے تھے اور ان کے اہل وعیال ان کے اردگرد بیٹھے تھے۔ روح نے کہا: کیا (آپ کے اہل خانے میں) کوئی ایسا فرد نہیں جو یہ کام کر سکے؟ حضرت تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں، دراصل بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: جو مسلمان اپنے گھوڑے کے لیے جو صاف کر کے اسے کھلائے گا اس کے لیے ہر دانے کے بدلے نیکی لکھی جائے گی۔

چیونٹی کو جلانے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ

---

[1] مسند احمد:103/4، مسندالشاميين للطبراني، رقم : 103۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

﴿ادْخُلُوا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَ جُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝﴾

(النمل : 18)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''حتی کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیو! تم اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ، کہیں سلیمان اور اس کے لشکر تمہیں کچل نہ ڈالیں، جبکہ وہ (اس کا) شعور بھی نہ رکھتے ہوں۔''

حدیث 35

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ، فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ، فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا، فَأُحْرِقَ بِالنَّارِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ، فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً.))[1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور ایک مرتبہ ایک نبی کسی درخت کے نیچے ٹھہرے، ایک چیونٹی نے ان کو کاٹ لیا اس پر انہوں نے اپنا سامان وہاں سے اٹھوایا، پھر آگ منگوا کر ساری کی ساری چیونٹیاں جلا دیں، اس پر ان کی طرف وحی کی گئی کہ کیوں نہ ایک ہی قصور وار چیونٹی کو مارا ہوتا۔''

چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورے کو مارنے کی ممانعت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَ اِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ ۝﴾

(الحج : 73)

---

[1] صحيح بخاری، كتاب بدء الخلق، رقم: 3319.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے، لہٰذا تم اسے غور سے سنو، بے شک جنھیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی ہرگز نہیں پیدا کر سکتے اگرچہ وہ (سارے بھی) اس کے لیے جمع ہو جائیں، اور اگر ان سے مکھی کچھ چھین لے تو وہ اس سے چھڑا نہیں سکتے، طالب و مطلوب (عابد معبود دونوں) کمزور ہیں۔''

حدیث 36

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعَةٍ مِنَ الدَّوَابِّ: النَّمْلَةِ، وَالنَّحْلَةِ، وَالْهُدْهُدِ، وَالصُّرَدِ.)) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانور مارنے سے منع فرمایا: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورا۔''

چوپایوں کو قید کر کے رکھنے کی ممانعت

حدیث 37

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ لَمَّا بَعَثَ أَبُوْبَكْرٍ إِلَى الشَّامِ، قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ، لَا تَعْصَوْا وَلَا تَغْلُوْا، وَلَا تَجْبُنُوْا، وَلَا تَغْرِقُوْا نَخْلًا، وَلَا تَحْرِقُوْا زَرْعًا، وَلَا تَحْبِسُوْا بَهِيْمَةً، وَلَا تَقْطَعُوْا شَجَرَةً مُثْمِرَةً، وَلَا تَقْتُلُوْا شَيْخًا كَبِيْرًا، وَلَا صَبِيًّا صَغِيْرًا.)) [2]

''اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

---

[1] صحیح ابو داؤد: کتاب الادب، رقم: 5267، سنن دارمی، رقم: 2042، سنن ابن ماجه، رقم: 3224.

[2] مسند ابی بکر للمروزی: 69-72، رقم: 21.

نے لشکر کو شام کی طرف روانہ کیا تو اس کے ساتھ تقریباً دو میل چلے اور اہل لشکر کو مخاطب کر کے فرمایا: میں تمہیں اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں (اور یہ کہ) نافرمانی نہ کرنا، بزدلی نہ دکھانا، کھجور کے درختوں کو تباہ نہ کرنا، کھیتیاں نہ جلانا، چوپایوں کو قید کر کے نہ رکھنا، کسی پھل دار درخت کو نہ کاٹنا اور کسی شیخ فانی کو قتل کرنا نہ کسی چھوٹے بچے کو۔''

پرندوں اور جانوروں کے نام رکھنا

حدیث 38

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُخَالِطُنَا، حَتَّى كَانَ يَقُولُ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟ قَالَ: وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَنَا فَصَلَّى عَلَيْهِ.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ مل جل کر رہتے تھے حتیٰ کہ میرے چھوٹے بھائی کو (پیار سے) فرماتے: اے ابوعمیر! نغیر نے کیا کیا؟ فرماتے ہیں، اور ہمارے لیے چٹائی پر پانی سے چھڑکاؤ کر دیا گیا، پس آپ نے اس پر نماز پڑھی۔''

جہنمی بچھوؤں کا بیان

حدیث 39

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ: ﴿زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ﴾ قَالَ زِيْدُوْا بِالْعَقَارِبِ أَنْيَابُهَا

[1] سنن ترمذی، ابواب الصلاۃ، رقم: 333۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

كَالنَّخْلِ الطَّوَلِ .))❶

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: ﴿ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ ﴾ ''ہم ان کے عذاب میں مزید عذاب کا اضافہ کر دیں گے۔'' (النحل: 88) کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ (جہنمیوں کے عذاب میں اضافہ کے لئے) بچھوؤں کے ڈنگ لمبی کھجوروں کے برابر بڑھا دیئے جائیں گے۔''

جہنم کے سانپ

حدیث 40

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ فِی النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ ، فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا ، وَاِنَّ فِی النَّارِ عَقَارِبُ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ ، تَلْسَعُ اِحْدَاهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حُمُوَّتَهَا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً .)) ❷

''اور حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم میں بختی اونٹ (اونٹوں کی ایک قسم) کے برابر سانپ ہوں گے ان میں سے ایک سانپ کے کاٹنے سے جہنمی چالیس سال تک زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا۔ جہنم میں بچھوں خچروں کے برابر ہوں گے ان میں سے ایک بچھو کے کاٹنے سے چالیس سال تک جہنمی زہر کا اثر محسوس کرتا رہے گا۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

---

❶ مستدرك حاكم: 2/355-356۔ امام حاکم اور ذہبی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

❷ مسند أحمد: 4/619، رقم: 17722، صحيح ابن حبان، رقم: 747، مستدرك حاكم: 4/593۔ ابن حبان اور حاکم نے اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔